مومن کو اپنے ایمان کیلئے سیاست کی سند یا ظاہری علم دینی کے فتویٰ کی ضرورت نہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴؍مئی ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

چند دن ہوئے بے احتیاطی کے نتیجہ میں مجھے گرمی لگ گئی تھی (اسے انگریزی میں Heat Stroke کہتے ہیں) جس کی وجہ سے تکلیف رہی۔ گرمی میرے لیے بیماری بن جاتی ہے پھر شدید نزلہ اور کھانسی کی شکل میں بیماری نے حملہ کیا، بڑی تکلیف اُٹھانی پڑی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا طبیعت پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی گلے، سانس کی نالی اور ناک میں نزلے اور کھانسی کا اثر ہے لیکن چونکہ میں اپنے بھائیوں سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا تھا اِس لیے میں جمعہ پڑھانے آ گیا ہوں اس بھروسے اور امید پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری زبان پر صداقت کی باتوں کو مؤثر رنگ میں جاری فرمائے گا۔

۳۰؍اپریل کی صبح جب ہم نے اخبارات دیکھے تو اُن میں آزاد کشمیر اسمبلی کی ایک قرارداد کا ذکر تھا جس شکل میں وہ قرارداد شائع کی گئی ہے، وہ میں ''امروز'' سے پڑھ کر سُنا دیتا ہوں۔ ''امروز'' کے علاوہ ''نوائے وقت'' ''مساوات'' ''پاکستان ٹائمز'' اور ''مغربی پاکستان'' نے بھی اس خبر کو قریباً اُسی شکل میں شائع کیا ہے جس شکل میں ''امروز'' میں ہے اور جسے میں اب پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ خبر امروز میں ''آزاد کشمیر میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا'' کے عنوان کے تحت ان الفاظ میں تھی:-

’’میر پور ۲۹؍اپریل۔ آزاد کشمیر اسمبلی نے آج ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی ہے جس کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور آزاد کشمیر میں احمدی عقائد کی تبلیغ پر پابندی لگا دی گئی ہے۔‘‘

قریباً یہی خبر دوسرے اخبارات میں بھی شائع ہوئی ہے، جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے یہ خبر فی ذاتہٖ جھوٹی ہے۔ اس شکل میں کوئی قرارداد پاس نہیں ہوئی جس شکل میں پاس ہوئی ہے اُس کی طرف میں ابھی آؤں گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اخبارات جن کا وزارت اطلاعات ونشریات سے بڑا گہرا تعلّق ہے۔ ان اخباروں نے اس جھوٹی خبر کو نمایاں طور پر کیوں شائع کیا؟ اس کی ذمہ واری یا تو کسی افسر پر عائد ہوتی ہے جو اس وزارت سے تعلّق رکھتا ہے اور یا انہی اخباروں پر ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جو بھی جھوٹ بول دیں اُن سے جواب طلبی کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ انسان جب خود کو انسان کے محاسبہ سے محفوظ پاتا ہے تو اگر خدا چاہے تو آسمانوں سے ایسے لوگوں کا اور ایسے گروہوں کا محاسبہ کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے یہ خبر اس شکل میں درست نہیں ہے، نہ کوئی ایسا بل منظور ہوا ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاتا ہے نہ کوئی ایسا بل منظور ہوا ہے کہ احمدیوں کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔ ایک اور خبر تھی وہ ’’امروز‘‘ میں تو نہیں غالباً ’’نوائے وقت‘‘ اور ’’مغربی پاکستان‘‘ میں شائع ہوئی ہے کہ احمدیوں کی غیر مسلم اقلیت کے طور پر رجسٹریشن کروائی جائے، جس دن یہ خبر شائع ہوئی ہے اُس دن چونکہ کسی کو حالات کا پتہ نہیں تھا کہ آیا یہ خبر صحیح بھی ہے یا نہیں؟ اس لئے جہاں بھی یہ خبر پہنچی وہاں اس کا شدید ردِّ عمل ہوا۔ جماعتوں نے اس کے خلاف بڑے غم وغصہ کا اظہار کیا۔ اس قسم کی خرافات کا ہم عام طور پر نوٹس نہیں لیا کرتے اور ان کو قابلِ اعتنا نہیں سمجھا کرتے۔ اس لیے اگر یہ بات ڈھکی چھپی رہتی تو اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن چونکہ یہ خبر اخبارات کے ذریعہ کوئٹہ سے کراچی اور کراچی سے پشاور تک پہنچ چکی ہے اور اب یہ کوئی ایسی خفیہ بات نہیں رہی کہ جس کے متعلق کچھ کہہ کر یا جس پر کوئی صحیح اور جائز تنقید کر کے کسی قسم کے فتنے کے پیدا کرنے کا سوال ہو۔ جب سب کچھ قوم کے سامنے آچکا ہے تو اس کے متعلق بولنا چاہیئے تا کہ فتنے کو دبایا جا سکے۔

غرض جس احمدی دوست نے بھی یہ خبر پڑھی اس کی طبیعت میں شدید غم و غصہ پیدا ہوا۔ چنانچہ دوستوں نے مجھے فون کئے، میرے پاس آدمی بھجوائے، خطوط آئے، تاریں آئیں۔ احباب جماعت نے خطوط اور تاروں وغیرہ کے ذریعہ اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر خدمت کے لیے پیش کیا کہ اگر قربانی کی ضرورت ہو تو ہم قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ چنانچہ میں نے تمام دوستوں کو جنہوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا اور اُن کو بھی جو میرے پاس آئے یہی سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل و فراست عطا فرمائی ہے اور عزت و احترام کا مقام بخشا ہے۔ پس عقل و فراست اور عزت و احترام کا یہ مقام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں مرحمت فرمایا ہے یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم پورے اور صحیح حالات کا علم حاصل کیے بغیر مُنہ سے کچھ نہ کہیں۔ اس قرارداد کے الفاظ کیا ہیں؟ قرارداد پاس کرنے والوں میں کون کون شامل ہے؟ یہ خبر اخباروں میں نمایاں طور پر کیوں آئی سوائے پاکستان ٹائمز کے جس نے پانچویں صفحے پر شائع کی لیکن چوکھٹہ بنا کر گویا اس نے بھی اس کو نمایاں کر دیا۔ جب تک اس کے متعلق ہمیں علیٰ وجہ البصیرت کوئی علم نہ ہو اس وقت تک ہم اس پر کوئی تنقید نہیں کر سکتے۔ میں نے دوستوں سے کہا ہم حقیقت حال کا پتہ کریں گے اور پھر اس کے متعلق بات کریں گے۔

چنانچہ یکم مئی کو مشرق نے (جس نے ۳۰؍اپریل کو خبر شائع نہیں کی تھی) صحیح خبر شائع کی اور وہ یہ تھی کہ آزاد کشمیر اسمبلی نے اپنے میرپور کے اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی ہے کہ ہم آزاد کشمیر کی حکومت کے پاس سفارش کرتے ہیں کہ وہ احمدیوں کو اقلیت قرار دے یعنی یہ کوئی ایسا بل پاس نہیں ہوا کہ اقلیت قرار دیا جاتا ہے بلکہ یہ ایک سفارش ہے جو آزاد کشمیر کی حکومت سے کی گئی ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور اُن کی مذہبی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے اور احمدی غیر مسلم اقلیت کی صورت میں نام رجسٹر کروائیں۔

چنانچہ میں نے آزاد کشمیر سے بعض ذمہ دار آدمیوں کو بُلوایا۔ اُس وقت تک صحیح صورت حال سامنے نہیں آئی تھی۔ اگلے دن وہ میرے پاس پہنچ گئے۔ میں نے کہا دیکھیں! ایک بات میں آپ کو بنیادی ہدایت کے طور پر ابھی کہہ دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر یہ قانون کی صورت میں منظور بھی ہو جائے تو قانون یہ کہتا ہے کہ ہر وہ احمدی جو خود کو غیر مسلم سمجھتا ہے وہ اپنا نام

رجسٹر کروائے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہر احمدی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے اور خدائے علیم وخبیر کی نگاہ میں بھی مسلمان ہے اس لئے اُس پر یہ قانون لاگو نہیں ہوتا۔ آپ سارے احمدیوں کو بتا دیں کہ نام رجسٹر کروانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جب ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں تو ہمارے اوپر یہ قانون لاگو نہیں ہوسکتا۔ ایک آدمی جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے وہ غیر مسلم کی حیثیت میں نام کیسے رجسٹر کروائے گا؟ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ گویا جھوٹ بول رہا ہوگا اور اسلام نے جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی۔

غرض میں نے آزاد کشمیر کے دوستوں سے کہا تم جاؤ اور بے فکر رہو۔ اگر کوئی آدمی تمہارے نام رجسٹر کرنے کے لئے آئے اور میرے نزدیک انشاء اللہ کوئی بھی رجسٹر کرنے کے لئے نہیں آئے گا لیکن اگر خدانخواستہ ایسا وقت آجائے تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اس بنیادی ہدایت کو سامنے رکھو جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔

پھر ہم نے پتہ لیا کہ یہ اسمبلی کا کیا قصہ ہے اور میر پور کے اجلاس میں کون کون شامل ہوا؟ یہ کتنی بڑی اسمبلی ہے؟ کیونکہ لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے ملکوں کی طرح یہ بھی کوئی اچھی خاصی اسمبلی ہے جس نے قرارداد پاس کی ہے۔ چنانچہ ہمیں یہ پتہ لگا کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی کُل ۲۵ نمائندوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ۱۱ نمائندوں نے جو حکومت آزاد کشمیر کے مخالف ہیں بائیکاٹ کر رکھا ہے اور وہ اس اجلاس میں شامل ہی نہیں تھے۔ باقی ۱۴ رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض غیر حاضر تھے ابھی پوری تحقیق نہیں ہوسکی۔ ایک اطلاع کے مطابق اس اجلاس میں (جس میں قرارداد پاس کی گئی) ۹ نمائندے حصہ لے رہے تھے۔ اب ۹ نمائندوں کی پاس کردہ سفارش پر لوگوں کا شور مچا دینا کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد پاس کر دی ہے فتنہ انگیزی نہیں تو اور کیا ہے؟

بعض کے نزدیک ۱۲ نمائندے اجلاس میں شریک تھے۔ جو نمائندے اجلاس میں شامل تھے اُن میں سے بعض وہ بھی تھے جنہوں نے احمدیوں سے کہا کہ وہ تو اس قرارداد سے بالکل متفق نہیں۔ وہ تو اس قرارداد کے پاس کرنے میں شامل نہیں ہوئے۔ اگر انہوں نے سچ بولا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت یہ قرارداد سامنے آئی تو وہ ہال میں سے نکل کر باہر چلے گئے

ہوں گے اسی وجہ سے بعض کے نزدیک ۹ اور بعض کے نزدیک ۱۲ آدمی قرارداد پاس کرنے والے تھے۔ جنہیں آزاد کشمیر کی حکومت کی اسمبلی قرار دے کر ہمارے ملک پاکستان میں شور مچانے والوں نے شور مچا دیا۔ یہ اس اسمبلی کی اصلیت ہے۔ اگر ۹ یا ۱۲ اشخاص اس قسم کی کوئی قرارداد پاس کر دیں تو اوّل تو ہمیں امید ہے کہ یہ قرارداد منظور نہیں کی جائے گی کیونکہ ہمارے ملک میں (اور خود آزاد کشمیر میں بھی) کہیں نہ کہیں تو عقل و فراست موجود ہے گو بعض جگہوں پر ہمیں اس کا فقدان بھی نظر آتا ہے لیکن کُلّی فقدان تو نہیں بڑے سمجھ دار لوگ بھی ہیں۔ ہمارے صدر مملکت کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عقل و فراست عطا فرمائی ہے اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو بڑے اچھے ہیں، شریف ہیں، نیک دل ہیں، انصاف پسند ہیں تاہم اس اچھے گروہ میں کچھ لوگ بڑے دلیر اور جری ہیں اور کچھ انتہائی طور پر بُزدل ہیں لیکن وہ بھی فطرتی طور پر شریف ہیں کیونکہ بُزدلی شرافت کے بعض مظاہروں میں روک ہوتی ہے لیکن وہ شرافت کے خلاف تو نہیں ہوتی۔

پس اگر نو یا بارہ آدمیوں نے اس قسم کی قرارداد پاس کر دی تو خدا کی قائم کردہ جماعت پر اس کا کیا اثر ہوسکتا ہے؟ اس کے نتیجہ میں جو خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں وہ یہ نہیں کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم بن جائے گی۔ جس جماعت کو اللہ تعالیٰ مسلمان کہے اُسے کوئی ناسمجھ انسان غیر مسلم قرار دے تو کیا فرق پڑتا ہے؟ اس لئے ہمیں اس کا فکر نہیں۔ ہمیں فکر ہے تو اس بات کی کہ اگر یہ خرابی خدانخواستہ انتہا تک پہنچ گئی تو اس قسم کے فتنہ و فساد کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہے گا۔ اس لئے ہماری دعائیں ہیں ہماری کوششیں ہیں اور ہمارے اندر حب الوطنی کا یہ جذبہ موجزن ہے کہ کسی قسم کا کوئی بھی فتنہ نہ اُٹھے کہ جس سے خود پاکستان کا وجود خطرے میں پڑ جائے۔ آخر فتنہ و فساد یہی ہے نا کہ کچھ سر کٹیں گے، کچھ لوگ زخمی ہوں گے۔ کون ہوں گے اور کیا ہوگا، یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن جب اس قسم کا فساد ہوگا تو دنیا میں ہماری ناک کٹے گی، ہر جگہ پاکستان کی بدنامی ہوگی۔

اب میں وہ خبر بھی جو یکم مئی کو ''مشرق'' نے شائع کی ہے اس خطبہ میں ریکارڈ کروا دیتا ہوں۔ ''مشرق'' نے ۳۰؍اپریل کو یہ خبر شائع نہیں کی۔ اُس نے شرافت کا ثبوت دیا ہے اور صحیح خبر شائع کر دی ہے۔

غرض اس اخبار نے ''آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور

کر لی‘‘ کے عنوان سے لکھا کہ ’’آزاد کشمیر اسمبلی نے ایک قرار داد منظور کی ہے جس میں حکومت کشمیر سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ریاست میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں اُن کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جائے اور اُنہیں اقلیت قرار دینے کے بعد (ہم پر گویا بڑی مہربانی کر رہے ہیں) ان کی تعداد کے مطابق مختلف شعبوں میں اُن کی نمائندگی کا یقین کرایا جائے۔ قرار داد میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع ہوگی۔ یہ قرارداد اسمبلی کے رکن میجر محمد ایوب نے پیش کی تھی۔ قرار داد کی ایک شق ایوان نے ہفتہ کے روز بحث کے بعد ایک ترمیم کے ذریعہ خارج کر دی جس میں کہا گیا تھا کہ ریاست میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے‘‘۔

میجر ایوب نے قرار داد پیش کرتے ہوئے آئین پاکستان میں مندرج صدر مملکت اور وزیر اعظم کا حلف نامہ پڑھ کر سنایا اور کہا کہ آئین میں ان عہدیداروں کے لئے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے اور اس کے مطابق یہ حلف نامہ تجویز کیا گیا ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ حلف اُٹھانے والا یہ اقرار کرتا ہے کہ اس کا ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میرا اور آپ سب کا بھی یہی ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی اور خاتم الانبیاء ہیں ہم یہی مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

پچھلے دنوں میں نے ایک خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ مقام محمدیت عرشِ رب کریم ہے اور عرشِ ربّ کریم کے بعد کسی شئی کا تصور ہی ممکن نہیں ہے گویا آپ کے بعد کسی نبی کے آنے کا سوال ہی نہیں ہے کیونکہ اس ارفع روحانی مقام کے بعد کوئی رفعت ممکن ہی نہیں لیکن جو ساتویں آسمان پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور آپ کی سچی پیروی اور آپ کے فیض سے مستفیض ہو کر پہنچا یعنی مہدی معہود وہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد نہیں ہے وَرے ہے وہ آپ کے آخری ہونے میں روک نہیں ہے اگر کسی وقت ملک دشمن عناصر نے اس حلف نامہ کو وجہ فساد بنا کر ملک میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کی تو اُس وقت دنیا کو پتہ لگ جائے گا کہ حقیقت کیا ہے؟ شنید ہے کہ ملک دشمن عناصر یہ کہہ کر بھی ملک

میں شور مچائیں گے اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کریں گے کہ شیعہ حضرات صدر اور وزیراعظم نہیں بن سکتے کیونکہ ان کے خلاف حضرت ولی اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''تفہیمات الٰہیہ'' میں لکھا ہے کہ وہ اپنے اماموں کو انبیاء سے بالا درجہ دیتے ہیں اس واسطے وہ ختم نبوت کے منکر ہیں حضرت ولی اللہ شاہؒ کے ذہن میں غالباً یہی ہوگا کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصدق ہر نبی کا مقام زیادہ سے زیادہ ساتواں آسمان ہے اس سے اوپر نہیں۔ اس سے اوپر عرشِ ربّ کریم پر مقام محمدیت ہے اور جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات منفرد ہے اس لئے اگر شیعہ صاحبان اپنے اماموں کا درجہ ساتویں آسمان سے اوپر بتاتے ہیں تو وہ گویا ختم نبوت کے منکر ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

اب ذرا اور آگے چلئے اہل حدیث اور بعض دوسرے فرقے بھی ہم سے مناظرہ کرتے آئے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور ایک وقت میں اُن کا نزول ہوگا۔ اب ایک ایسا مسلمان جس کا اس فرقے کے ساتھ تعلق ہے یعنی وہ حیات مسیح اور نزول مسیح کا قائل ہے وہ یہ حلف نہیں اٹھا سکتا لیکن احمدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی نئے نبی کے قائل ہیں اور نہ کسی پرانے نبی کے۔ حلف میں یہ الفاظ ہی نہیں ہیں کہ کوئی پرانا نبی آسکتا ہے اور نیا نہیں آسکتا بلکہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر وہ معنی لئے جائیں جو ہم کرتے ہیں کہ مقام محمدیت یا ختم نبوت کا مقام عرش رب کریم ہے اس کے بعد تو کوئی اور چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر تم یہ معنے کرتے ہو تو پھر ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر یہ معنے نہیں کرتے بلکہ اپنے ہی غلط معنی کرتے ہو تو پھر نزول مسیح کے عقیدہ کو مانتے ہوئے تم یہ حلف نہیں اُٹھا سکتے۔

اس حلف میں یہ عبارت بھی ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اگر تم قبروں پر سجدہ کرتے ہو یا سجدہ کرنا جائز سمجھتے ہو تو پھر بھی تم یہ حلف نہیں اُٹھا سکتے۔ پھر اس حلف میں یہ بھی ہے کہ ہم قرآنی احکام کو اپنی زندگیوں میں قابل عمل سمجھتے ہیں لیکن اگر تم احکام قرآنی کی پروا نہیں کرتے اور تم نے اپنی زندگی انوارِ قرآنی کے جلووں سے منوّر نہیں کر رکھی تو تم یہ حلف نہیں اُٹھا سکتے سوائے اس کے کہ اپنی قوم کے ساتھ بد دیانتی کرتے ہوئے اس حلف کو

اُٹھالو تو اُٹھالو اور کوئی صورت نظر نہیں آتی ۔ میں نے اس حلف نامہ کے الفاظ پر بڑا غور کیا ہے اور میں بالآخر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ایک احمدی کے راستہ میں اس حلف کے اُٹھانے میں کوئی روک نہیں لیکن میں بآواز بلند دنیا کو یہ بتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ کسی احمدی کو بھی سیاست اور اقتدار سے کوئی سروکار نہیں، کوئی پیار نہیں اور کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندِ جلیل مہدی معہود کو ماننے والے ہیں جس نے فرمایا تھا ؎

مجھ کو کیا مُلکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار (درثمین صفحہ ۱۴۰)

ہمیں ان دنیوی تاجوں، ان مملکتوں، ان حکومتوں اور ان بڑے بڑے عہدوں سے کوئی تعلق کوئی پیار نہیں ہے۔ دنیا کی یہ عزتیں دنیا والوں کو مبارک ہوں اور خدا کرے کہ ہم درویشوں کے نصیب میں ہمیشہ رضوانِ یار کا تاج رہے۔

پس آزاد کشمیر کی اسمبلی میں غلط کہا گیا یا غلط نتیجہ نکالا گیا کہ حلف کے الفاظ بتاتے ہیں کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔ میں اس کے متعلق جواب دے چکا ہوں۔ مملکت پاکستان میں بھی کچھ لوگ اس قسم کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ صدر اور وزیراعلیٰ کے حلف کے الفاظ یہ بتاتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں لیکن چونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اس لئے اب میاں طفیل محمد صاحب نے پریس کانفرنس میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ آزاد کشمیر والوں نے بڑا معرکہ مارا ہے۔ پاکستان کی حکومت کو بھی یہ قانون پاس کرنا چاہئے کہ احمدی غیر مسلم اقلیت ہیں مگر تم تو کہہ رہے تھے کہ حلف کے الفاظ نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اب کہتے ہو کہ نہیں، قانون پاس کرو۔ تمہارا یہ مطالبہ کرنا کہ پاکستانی حکومت کوئی ایسا قانون بنائے، بتاتا ہے کہ تم جب یہ کہتے تھے کہ حلف کے الفاظ سے احمدی غیر مسلم اقلیت بنتے ہیں تو تم جھوٹ بول رہے تھے۔ کل تو تم یہ کہتے تھے آج یہ کہہ رہے ہو۔ بات دراصل یہ ہے دوست اسے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں کہ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ایک مومن کو اپنے ایمان کے لئے سیاست کی سند یا ظاہری علم دینی کے فتویٰ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ خیال ہو کہ اس کے مسلمان بننے یا رہنے کے لئے کسی بادشاہ کی سند یا کسی بڑے مفتی کے فتوے کی ضرورت ہے تو میرے نزدیک اس کا

ایمان ایمان نہیں ہے۔ اگر فتوے کی ضرورت نہیں ہے اور یقیناً ضرورت نہیں ہے تو پھر یہ فتوے ایک لایعنی چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں تو ہر چیز ہے جب اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے فتوے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمیں بتاتی ہے کہ ایسے فتوے اس کے حضور قابل قبول نہیں۔

غرض ہمارے خلاف دیئے جانے والے فتوؤں کی کوئی حقیقت نہیں۔ جب میں ’’ہمارے خلاف‘‘ کہتا ہوں تو ہم سے میری مراد صرف آج کی دنیا کا احمدی نہیں بلکہ ’’ہم سے‘‘ میری مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اس زمانے تک خدا تعالیٰ کی محبت میں فانی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مست اور اسلامی تعلیم کو اوڑھنا بچھونا بنانے والے مسلمان جب بھی ہوئے اور جہاں بھی ہوئے ان کے بارہ میں اس قسم کے فتوے کوئی فرق نہیں ڈالتے۔ اس لئے فرق نہیں ڈالتے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (الحج:۷۹) اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمان کہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمان کہا ہے تو پھر اگر ساری دنیا تمہیں کافر کہے اس کا نتیجہ یہ تو نہیں نکلتا کہ تم مسلمان نہیں رہے کیونکہ تمہیں تو خود خدا نے مسلمان کہا ہے پوری آیت یوں ہے:۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۹﴾
(الحج:۷۹)

غرض خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اور اس کے نزدیک تم مسلمان ہو اور اس نے پہلے انبیاء علیہم السلام کو بھی یہ خبر دی تھی کہ امّتِ مسلمہ پیدا ہونے والی ہے۔ چنانچہ پہلوں نے بھی تمہارا نام مسلمان رکھا اور قرآن کریم نے بھی تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (الانعام:۱۶۴) اور اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الاعراف:۱۴۴) کے الفاظ کہلوائے اس کا مطلب یہی ہے کہ امّت محمدیہ مسلمین مومنین کی امّت ہے۔

اس آیہ کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ تمہیں مسلمان قرار دیتا ہے اور تمہارے اسلام کا اعلان

کرتا ہے اس لئے کہ تم نمازیں پڑھتے ہو، تم زکوٰۃ دیتے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلّق رکھتے ہو۔ تم اس بات پر یقین کے ساتھ قائم ہو کہ خدا تعالیٰ سے جب تمہارا پختہ تعلّق قائم ہو جائے تو پھر تمہیں کسی اور ہستی کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج:۷۹) پس اب سوال یہ نہیں پیدا ہوتا کہ زید یا بکر مجھے یا تمہیں کافر کہتا ہے یا مسلمان؟ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن شرائط کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے امّت محمدیہ کے افراد کو مسلمان قرار دیا ہے اور اُن کے اسلام کا اعلان کیا ہے وہ شرائط تمہاری زندگیوں میں پوری ہو رہی ہیں یا نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آج احمدیوں کی بہت بھاری اکثریت ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ چند ایک ہیں جو منافق ہیں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چند ایک ہیں جو کمزور ایمان والے ہیں اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ احمدیوں کی بہت بھاری اکثریت ایمان کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے اور وہ اپنے رب سے پیار کرنے والی ہے اس کے دامن کو اس طرح پکڑ رکھا ہے کہ گویا ایک لحظہ کے لئے بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہے پس جماعت احمدیہ کی یہ اکثریت جنہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے نبیوں کی زبان سے مسلمان قرار دیا اور قرآن کریم میں ان کے اسلام کا اعلان فرمایا ان کو آزاد کشمیر کی اسمبلی یا ساری دنیا کے علمائے ظاہر غیر مسلم کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ گویا خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑا ہونا چاہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے خلاف اور اس کے منصوبہ کے مقابلہ میں کھڑا ہوا خدا کے قہری ہاتھ نے اسے نیست و نابود کر دیا اور اس کا نام و نشان تک مٹا دیا۔

پس کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کے متعلق فتوے دینا انسان کا کام ہی نہیں ہے تاہم جنہوں نے اس قرار داد کو پاس کروایا ہے ہمیں ان کا علم ہے۔ یہاں پاکستان میں ایک گروہ ایسا ہے جنہوں نے آزاد کشمیر اسمبلی کی اس قرار داد کا سہارا لے کر (جیسا کہ میاں طفیل محمد صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ آزاد کشمیر اسمبلی نے کمال کر دیا) پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھی اسی قسم کا قانون پاس کرے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ایک تو اس مطالبہ کے ساتھ یہ اعلان کر دیا کہ ’’حلف‘‘ کے الفاظ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے کافی نہیں‘ کچھ اور بھی چاہیئے دوسرے اس قرار داد کی کوئی حقیقت نہیں تیسرے ہماری شنید یہ ہے (میرے پاس تو کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ میں تحقیق کر کے ثبوت پیش کروں لیکن سننے میں آیا ہے) کہ یہ لوگ یعنی جماعت اسلامی اور ان کے ہم پیالہ وہم نوالہ حکومت کو خوف زدہ اور پریشان کرنے کے لئے دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر حکومت نے ایسا نہ کیا تو ۱۹۵۳ء جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ یہ بات تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ حکومت وقت کو ایسا کمزور اور بُزدل کیوں سمجھتے ہیں کہ حکومت ان کی اس قسم کی دھمکیوں سے مرعوب ہو جائے گی تاہم اس کا تعلق حکومت سے ہے مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں لیکن جہاں تک ۱۹۵۳ء کا سوال ہے اور جہاں تک اس سے احمدیوں کو ڈرانے کا سوال ہے اس سے میرا ضرور تعلق ہے۔

دراصل ۱۹۵۳ء کا نام لے کر وہ اپنے نفسوں کو اور اپنے ساتھیوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات کی حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو اُس وقت اتنی ذلّت اُٹھانی پڑی تھی کہ اگر وہ ذرا بھی سوجھ بوجھ سے کام لیتے تو ۱۹۵۳ء کا کبھی نام تک نہ لیتے مگر جماعت احمدیہ نے اُس فساد فی الملک میں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے عظیم نشان دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے جماعت کو بڑی ترقی عطا فرمائی اس لئے ہمارے حق میں ۱۹۵۳ء بڑا مبارک زمانہ ہے جس میں جماعت نے بڑی تیزی سے ترقی کی اور رفعتوں میں کہیں سے کہیں جا پہنچی۔ تربیت کے لحاظ سے بھی اور وسعتِ تبلیغ کے لحاظ سے بھی اور تعداد کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو بہت ترقی نصیب ہوئی اس وقت میرے سامنے کئی دوست بیٹھے ہیں جن کا اُن بہت ساری جماعتوں کے ساتھ تعلق ہے جو سرگودھا اور جھنگ کے بارڈر پر واقع ہیں اور ۱۹۵۳ء کے بعد قائم ہوئی تھیں چنانچہ ہزارہا بلکہ لاکھوں احمدی ہوئے یا دل سے احمدی ہوئے میں نے پہلے بھی بتایا تھا لاہور میں میں نے بات کی تو چند آدمی جو ایک گاؤں سے ملنے آئے ہوئے تھے باتوں باتوں میں کہنے لگے ۱۹۵۳ء میں ہم احمدیوں کے گھروں کو آگ لگانے کے لئے نکلا کرتے تھے۔ پھر خدا نے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی سعادت بخشی، ہمیں احمدیت کا فدائی اور جاں نثار

بنا دیا۔ پس ۱۹۵۳ء نے اُن لوگوں پر ذلّت کا داغ لگایا جو آج ۱۹۵۳ء کا نام لے رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ۱۹۵۳ء کو احمدیت کی ترقی کا ذریعہ بنا دیا۔ وہ زمانہ احمدیت کی تاریخ میں ایک Land Mark اور ترقی کا ایک نشان ہے اس لئے جب کوئی ۱۹۵۳ء کا نام لیتا ہے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے کیونکہ جماعت احمدیہ نے اُس وقت بڑی قربانیاں دیں اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی مہم کو اور بھی تیز کر دیا۔ اگر آج احمدیت مِٹ جائے تو دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں رہے گا جو اسلام کے لئے کام کرے اور اس کی ترقی اور اشاعت کے لئے قربانی دے یہ صرف جماعت احمدیہ کو شرف حاصل ہے جو اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے جان مال عزت اور وقت کی قربانی دے رہی ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ کے وہ حالات جسے دُہرا کر مخالفین احمدیت ناممکن الحصول خواہشات رکھتے ہیں اور خود فریبی میں مبتلا ہیں اُس میں بھی جماعت احمدیہ کو قربانیاں دینے اور بشاشت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کا موقع ملا۔ دوست اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر پھر رہے تھے اور فرشتے ان کی حفاظت کر رہے تھے۔ چنانچہ اُس وقت جب کہ لاہور میں ہر سُو آگ لگی ہوئی تھی جماعت اسلامی کے چند کرتا دھرتا لوگوں نے ایک احمدی سے کہا اپنے حضرت صاحب سے جا کر کہو کہ زندہ رہنا ہے تو ہم جو مسودہ دیتے ہیں اُس پر دستخط کر دیں ورنہ ختم کر دیئے جاؤ گے۔ بھلا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ان گیدڑ بھبکیوں کی کیا پروا کرتے تھے اور نہ ہی جماعتِ احمدیہ کا کوئی اور فرد پروا کرتا تھا اور نہ اب کرتا ہے۔ پھر کہنے والے ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ جب افسرانِ فوج اُن کو پکڑنے گئے تو کبھی گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے تھے اور کبھی پاؤں کو تاہم ہمیں اُن کے کسی کے پاؤں پڑنے سے کوئی دلچسپی نہیں۔

ہمیں جس چیز سے دلچسپی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور اس کے پیار کا جلوہ ہے جسے وہ اپنے مظلوم بندوں کے حق میں اُس وقت دکھاتا ہے جب ظلم کے حالات غیر معمولی شدت اختیار کر جائیں اُن دنوں میں جن کو تم پتہ نہیں کیوں ۱۹۵۳ء کے حالات کہتے ہو اور اپنے دلوں کو خوش کرتے ہو ہم نے اپنے رب کے پیار کے وہ جلوے دیکھے ہیں کہ اب بھی جب تم یہ کہتے ہو کہ ۱۹۵۳ء کے حالات پیدا ہو جائیں گے تو ہمارا دل خوشی سے اُچھل پڑتا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے معمولی حالات سے بڑھ کر ظاہر ہوں گے۔

پس ۱۹۵۳ء کا نام لے کر اگر تم حکومتِ وقت کو بُزدل سمجھتے ہوئے ان کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہو تو کرتے رہو ہم تو اُن کو بُزدل نہیں سمجھتے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ تم سے ہرگز نہیں ڈریں گے لیکن بہرحال یہ حکومت کا کام ہے اُن کے متعلق کچھ کہنا میرا کام تو نہیں ہے لیکن جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے تم گیدڑ اپنی کھوہ سے باہر نکل آئے ہو اور سمجھتے ہو کہ تمہارے چیخنے چلانے سے جماعتِ احمدیہ کے افراد ڈر جائیں گے؟ نہیں! ہرگز نہیں ڈریں گے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی کئی موقعوں پر بتا چکا ہوں جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت ایک کروڑ کے قریب ہے پاکستان میں بھی بچے، عورتیں اور مرد ملا کر اچھی خاصی تعداد ہے (چالیس لاکھ کے قریب ہوگی) ہمارے مخالفین جو ہمیں غیر مسلم اور کافر کہتے اور گالیاں دیتے ہیں الیکشن کے دنوں میں خود اُن کا اپنا اندازہ یہ تھا کہ ۲۱ لاکھ نوجوان سمجھ دار پورے جوش کے ساتھ رضا کارانہ طور پر بے لوث خدمت کرنے والا پیپلز پارٹی کی خدمت کرتا رہا اس واسطے پیپلز پارٹی جیت گئی۔ میں سمجھتا ہوں یہ مبالغہ ہے ۲۱ لاکھ بالغ احمدی نہیں اور نوجوان تو اس سے بھی کم ہیں اور ان میں سے بھی وہ جنہیں رضا کارانہ طور پر کام کرنے کی فرصت ملی اور پیپلز پارٹی کے حق میں کام کرنے کا موقع ملا اور ان کی صحت نے بھی اجازت دی اور مخالفین کے کہنے کے مطابق انہوں نے دن رات ایک کر دیا ان کی تعداد اتنی زیادہ نہیں جتنی بتائی جاتی ہے۔ پھر اُن میں کچھ بالغ بھی نہیں تھے اُن میں عورتیں بھی شامل نہیں تھیں اگر تھیں بھی تو اُن کی نسبت بہت کم تھی۔ وہ تو بالغوں کا بھی اُن کے کہنے کے مطابق ایک چھوٹا سا حصہ ہے گو یہ مبالغہ ہے لیکن یہ فعال رضا کار لاکھوں تو ضرور ہیں۔

میں آج ان لوگوں کو جو ۱۹۵۳ء کی باتیں شروع کر دیتے ہیں ان لاکھوں احمدیوں کے متعلق ایک حقیقت بتا دینا چاہتا ہوں تا کہ ہم پر یہ الزام نہ رہے کہ ہمیں حقیقت حیات احمدی سے آگاہ نہیں کیا گیا میں ایسے لوگوں کو حضرت خالدؓ بن ولید کے الفاظ میں بتانا چاہتا ہوں ’’کہیں تم دھوکے میں نہ رہو۔ میں تمہیں یہ حقیقت بتا دیتا ہوں کہ جس قدر پیار تمہیں اس ورلی زندگی کے ساتھ اور اس دنیا کے عیش و عشرت کے ساتھ ہے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر پیار احمدی مسلمان کو موت کے ساتھ ہے۔‘‘ یہ الفاظ حقیقت پر مبنی اور بڑے

پیارے الفاظ ہیں یہ ہمارے دل کی آواز ہیں۔ پس انہی الفاظ میں مَیں آج اُن لوگوں کو جو ۱۹۵۳ء کی آڑ میں فتنہ وفساد برپا کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں عاجزانہ طور پر سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ کسی غلط فہمی میں نہ رہنا۔ جماعت احمدیہ کے وہ لاکھوں بالغ افراد جو پاکستان کے باشندے ہیں (یہی حال مُلک مُلک بسنے والے احمدیوں کا ہے مگر اس وقت میں پاکستانی احمدیوں کا ذکر کر رہا ہوں) ان کو خدا کی راہ میں موت سے ایسا ہی پیار ہے جیسا کہ ایک عاشق اپنے معشوق پر مستانہ وار قربان ہونے کو تیار کھڑا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ان جان نثاروں کو موت سے جو پیار ہے وہ اُس پیار سے کہیں زیادہ ہے جتنا تمہیں اس دنیا کی زندگی اور اس کے عیش وعشرت اور آرام وآسائش سے پیار ہے لیکن ہمیں خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ پیار سے میرے بندوں کے دل جیتو۔ اس لئے جب ہم تمہارے نعروں اور تمہاری گالیوں کے مقابلہ میں غصّہ میں نہیں آتے تو یہ ہماری کمزوری کی دلیل نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم کی پیروی اور اس کی خاطر عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے کی دلیل ہے۔ پس جہاں ہمیں پیار سے لوگوں کے دل جیتنے کا حکم ہے وہاں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا (الحج:۴۰) جب ظلم انتہا کو پہنچ جائے تو قرآن کریم نے اپنی مدافعت کی اجازت دی ہے۔ نیز قانون مُلکی نے بھی خود حفاظتی کی اجازت دی ہے تاہم یہ کام تو حکومت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر فرد بشر کی جان ومال کی حفاظت کی ذمہ داری حاکم وقت پر عائد کی ہے اس لئے ہم خاموش رہتے ہیں کہ حاکم وقت اپنی ذمہ داری کو نباہے گا لیکن اگر کسی وقت خدانخواستہ حاکم وقت نہ رہے ملک میں انارکی پھیل جائے اور حکومت وقت جان ومال کی حفاظت کی ذمہ داری اُٹھانے کے عملاً قابل نہ رہے اور ایک فانی فی اللہ مسلمان جس نے اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر قابو میں کیا ہوا تھا اس کے کان میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیاری آواز آئے وَ لِنَفْسِکَ عَلَيْکَ حَقًّا (بخاری کتاب الصوم) تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ (صحیح مسلم کتاب الایمان) تیرے مال ودولت کی حفاظت کی ذمہ داری بھی تجھ پر ڈالی گئی ہے تو پھر اگر خدانخواستہ ہمارے ملک میں بدامنی اور لاقانونیت پھیل جائے تو تم دیکھو گے کہ تم اپنی زندگی اور مال ودولت سے جو پیار کرتے ہو ہر

احمدی اُس سے زیادہ موت سے پیار کرتا ہے اس واسطے کہ یہ حقیقت ہر احمدی پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس ورلی زندگی میں انسان کی زندگی ختم نہیں ہو جاتی۔ موت زندگی کا خاتمہ نہیں ابدی زندگی کا ایک اہم موڑ ہے اور بس۔ ہماری بڑی پھوپھی جان کہہ رہی تھیں ”یہاں آنکھ لگی وہاں آنکھ کُھل گئی“ یہ ہے ہمارے نزدیک اس دنیا کی حقیقت جس سے لوگ بڑا پیار کرتے ہیں۔ ہم تو اس دنیا سے پیار نہیں کرتے ہم مانتے ہیں کہ ہم بڑے کمزور انسان ہیں، خطا کار ہیں لیکن ہمارے رب نے ہمیں دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے آلہ کار بنایا ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنے گناہوں اور خطاؤں کے باوجود اپنی اس ذمہ داری کو نباہنے کے لئے قربانیاں دیتے رہے تو ہمیں یقین ہے کہ جب یہاں آنکھ بند کر کے وہاں آنکھ کُھلے گی تو ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی گود میں پائیں گے وہ اپنے فضل اور رحمت سے ہماری خطائیں معاف کر دے گا کیونکہ اُسی نے یہ فرمایا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا (الزمر:۵۴) ظاہر ہے جو لوگ اپنی زندگیوں کا ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرنے کی نیت رکھتے، جذبہ رکھتے اور کوشش کرتے ہیں اگر ان کے کام میں غلطیاں رہ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دیتا ہے۔

پس میں احباب جماعت سے کہتا ہوں اور تنبیہہ کرتا ہوں کہ تم نے فساد برپا نہیں کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا فرمایا ہے وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (المآئدة: ۶۵) مگر اے حق کی مخالفت کرنے والو! تم فساد کر کے پھر گلہ کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت تمہیں کیوں حاصل نہیں ہوتی جب تمہارے مفسدانہ منصوبوں کے نتیجہ میں تمہیں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل نہیں ہے تو پھر تمہیں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کیسے حاصل ہو جائے گی لیکن ہم فساد سے کتراتے ہیں۔ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا جائز نہیں سمجھتے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حکومت وقت کا کام ہے کہ وہ ہمارے مخالفوں کی جان و مال کی پوری حفاظت کرے اور اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ایک احمدی کی جان و مال کی بھی حفاظت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے جو حقوق قائم کیے ہیں ہر انسان خواہ وہ مفتی محمود ہو یا ابوالاعلیٰ مودودی ہو یا میاں طفیل محمد ہو یا ایک احمدی ہو اُن کا مستحق ہے اور حکومت وقت کا فرض ہے کہ وہ اس کا حق ادا کرے اور اس کی جان و مال کی

حفاظت کرے لیکن اگر تم خود خدا تعالیٰ کا باغی بن کر خدا کی اس دنیا میں فساد پیدا کرنا چاہو گے تو اللہ تعالیٰ کا پیار تمہیں حاصل نہیں ہوگا اور جب اللہ تعالیٰ کا پیار تمہیں حاصل نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت اور معجزانہ قدرت نمائی کے نشان تم کیسے دیکھو گے لیکن ہم انتہائی عاجزی اور انکساری کے باوجود اور اس لئے کہ ہم کلی طور پر عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے والے ہیں ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے ہم ان معاملات کو خدا پر چھوڑتے ہیں ہم اُسی وقت خود حفاظتی کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں جس وقت صحابہؓ کے قول کے مطابق حاکمِ وقت نہ رہے دنیا میں قانون نہ رہے، انارکی پیدا ہو جائے، افراتفری پھیل جائے۔ خدا نہ کرے کہ یہ وقت ہمارے ملک کو دیکھنا نصیب ہو لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ کہنے والے نے سچ کہا تھا

؎ جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

(درثمین صفحہ ۳۰)

تم لومڑی کا لبادہ اوڑھ کر اور گیدڑ کا لباس پہن کر باہر نکلتے ہو اور چیختے اور چنگھاڑتے ہو اور سمجھتے ہو کہ ہم تم سے مرعوب ہو جائیں گے ہمیں تو خدا تعالیٰ نے شیر کی جرأت سے بڑھ کر جرأت عطا فرمائی ہے ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے شیر کے رعب سے زیادہ رعب عطا فرمایا ہے شیر کی دھاڑ سے میلوں تک بُزدل جانور کانپ اُٹھتے ہیں۔ ہمیں تو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ۔ (نسائی کتاب الطھارۃ باب التیمم بالصعید) یعنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مخلص فدائیوں اور جان نثاروں کا ایک ماہ کی مسافت تک رعب طاری ہو گا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہم افریقہ کے اُن جنگلوں میں خدا کی توحید کو قائم کرنے اور خدا اور اس کے رسولؐ کے نام کو بلند کرنے کے لئے بے خوف و خطر چلے گئے جہاں آدم خور وحشی بسیرا کرتے تھے جماعت احمدیہ میں کتنی ہی مثالیں ہیں سینکڑوں ہزاروں ہیں جنہوں نے اسلام کی خاطر قربانی دی حتیٰ کہ تم نے بعض کو سنگسار کیا مگر کیا اُن سنگسار ہونے والوں کے مستانہ عشقِ الٰہی میں کوئی لغزش آئی؟ تم نے اپنی بہیمانہ خواہشات کو تسکین پہنچائی اور انہوں نے اس موت کو اپنی روحانی لذتوں کے حصول کا ذریعہ بنالیا۔ خدا تعالیٰ

نے اُن سے وہ پیار کیا کہ اُن پر ظلم کرنے والوں کو ان کی جڑوں سے ہلا کر رکھ دیا۔ ایک کو سنگسار کیا گیا تھا مگر خدا تعالیٰ کے قہری ہاتھ نے ایک لاکھ کو ہلاک کر دیا۔ ہم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے غیر معمولی پیار کا مشاہدہ کرتے چلے آئے ہیں اس کی قدرتوں پر محکم یقین ہے ہم بھلا تم سے ڈریں گے ہم تو ساری دُنیا سے نہیں ڈرتے۔ جب انگریز سمجھتا تھا کہ اس کی دولت مشترکہ پر سورج غروب نہیں ہوتا اُس وقت اس نے احرار کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا۔ اُس وقت بھی ہم نہیں ڈرے نہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا۔ اب جب کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حالات بدل گئے ہیں اور احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا ہم نے خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نشان دیکھ لیے۔ اب ہم اللہ کے سوا کسی اور سے بھلا کیوں ڈریں گے؟

پس اگر خوف ہے تو ہمارے دل میں خدا کی ناراضگی کا خوف ہے ہمیں خدا نے شرافت کے ایک مقام پر کھڑا کیا ہے ہمیں خدا نے خدمت خلق کے ایک مقام پر فائز کیا ہے۔ ہمیں خدا نے اپنی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ایک مقام سے سرفراز فرمایا ہے۔ ہم اس بلند مقام پر کھڑے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو آئے روز اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کرتے ہیں ہمارے جسم اور روح کا ذرّہ ذرّہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور اور خوشیوں سے بھرا پڑا ہے اور انوارِ روحانیہ الٰہیہ سے چمک رہا ہے۔ ہم انوار میں رہنے والے ظلمات میں چیخنے والے گیدڑوں سے بھلا کیسے ڈر سکتے ہیں؟ پس جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ خود جواب دے گی یا وقت بتائے گا کہ وہ تمہاری دھمکیوں سے مرعوب ہوتی ہے یا نہیں۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں تمہیں واضح طور پر بتا دیتا ہوں اُس پیار کی وجہ سے جس کے متعلق ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ پیار کے ساتھ میرے بندوں کا دل جیتو، تم اس قسم کے خیالات بھی اپنے دماغوں میں نہ لاؤ کیونکہ گیدڑ بھبکیاں ہمیں خوفزدہ نہیں کرتیں البتہ ہمارے دل میں گدگدی ضرور پیدا کرتی ہیں۔ ہمارے چہروں پر مسکراہٹ ضرور آ جاتی ہے کہ یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں لیکن اگر خدانخواستہ تم فتنہ وفساد کو اس ملک میں اس حد تک پھیلانے میں کامیاب ہو گئے (ہماری دعا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے حالات نہیں پیدا ہونے دے گا لیکن اگر کے ساتھ میں بات کر رہا ہوں) اور حکومتِ وقت اس عظیم مملکت کے شہریوں کی حفاظت کرنے

کے قابل نہ رہی تو پھر جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں جب احمدی کے سامنے اپنی جان و مال کی حفاظت اور بالخصوص غلبۂ اسلام کی مہم کی حفاظت کا سوال پیدا ہوا تو اُس دن تمہارے بڑے بھی اور تمہارے چھوٹے بھی تمہارے مرد بھی اور تمہاری عورتیں بھی یہ مشاہدہ کریں گی کہ تمہارے دل میں اس دنیا کی زندگی اور اس کے عیش و آرام سے جو محبت ہے اس سے کہیں زیادہ ہمیں خدا کی راہ میں جان دینے سے محبت ہے۔

باقی رہا یہ کہ دوست مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان حالات میں ہم کیا کریں؟ میں آپ سے کہوں گا پہلے سے زیادہ دعائیں کریں۔ آپ پوچھتے ہیں کہ اِن حالات میں ہم کیا کریں میں کہوں گا کہ جس خدا پر تم نے بھروسہ کیا ہے وہ قادر توانا خدا ہے۔ اس نے تمہاری اسّی سالہ زندگی میں کبھی بے وفائی نہیں کی۔ اب بھی بے وفائی نہیں کرے گا کیونکہ وہ سچّے وعدوں والا ہے۔ تم اس کے وفادار بندے بنے رہو اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ یہ ثابت کرتے رہو کہ تم اس کے وفادار بندے ہو پھر تم دیکھو گے کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سایہ میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ گے۔ دنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے منشاء کو ناکام نہیں کر سکتی خدا نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔ آسمانوں پر خدا کا یہ فیصلہ ہے اور زمین پر جاری ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیار ساری دنیا پر غالب آئے گا خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے جس طرح ہم دیکھتے ہیں اسی طرح دنیا کے تمام ممالک اور اقوام بھی دیکھیں گی۔ خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے یہ تو ضرور پورا ہوگا البتہ جماعت احمدیہ کو قربانیاں دینی پڑیں گی بعض افراد کو شاید جان کی قربانی دینی پڑے بعض کو مال کی قربانی دینی پڑے یہ تو ضرور ہوگا لیکن جس مقصد کے لئے جماعت کو پیدا کیا گیا ہے اس مقصد میں انشاء اللہ ناکامی نہیں ہوگی۔

پس گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں فکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان نعروں کو، ان فتووں کو، ان جھوٹی تحریروں کو جو اخباروں میں چھپتی ہیں ان سے ہنستے کھیلتے گزر جاؤ۔ ان کو درخورِ اعتنا نہ سمجھو اور دل کے اندر غصّہ نہ پیدا کرو بلکہ ایسے لوگوں کے لئے رحم کے جذبات پیدا کرو۔ میں تو جب سوچتا ہوں تو مجھے بعض دفعہ یہ دُکھ ضرور ہوتا ہے کہ انسان اپنی گراوٹ میں اتنا بھی گر جاتا

ہے کہ وہ پہلے ایک جھوٹ بولے اور پھر اس جھوٹ کو دلیل بنا کر ایک اور جھوٹا اور مفسدانہ مطالبہ کر دے۔ یہ اخلاقی گراوٹ اور انسانی فطرت کا مسخ ہونا ہمارے دلوں کو دُکھ پہنچاتا ہے خوف نہیں پیدا کرتا۔ یہ طرزِ عمل غصّہ نہیں دلاتا رحم کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ان حالات میں دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے ان کی فلاح و بہبود اور تائید و نصرت کے سامان پیدا کر دے۔ جس طرح وہ ہم سے پیار کا سلوک کرتا ہے اسی طرح ان سے بھی پیار کرنے لگے یہ لوگ بھی سمجھ جائیں اِن کو بھی عقل آ جائے اور خدا کے ایک عاجز اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عظیم روحانی جرنیل کی جماعت میں شامل ہونے کی ان کو بھی توفیق ملے۔ قرآن کریم کا یہ وعدہ ہے تاہم کئی بدقسمت مر جاتے ہیں لیکن کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو لمبے عرصہ تک مخالفانہ حرکتیں کرتے اور مخالفانہ منصوبے باندھتے رہتے ہیں وہ دکھ دیتے اور گالیاں نکالتے ہیں، مال لٹواتے اور آگیں لگواتے ہیں وغیرہ وغیرہ مگر ایک وقت آتا ہے کہ اُن پر حقیقت کُھل جاتی ہے اللہ تعالیٰ اُن پر اپنے پیار کے جلوے ظاہر کرتا ہے اور الٰہی نُور اُن کو سارے اندھیروں سے باہر لے آتا ہے پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت جو آپ کے مہدی معہود کے ذریعہ غلبۂ اسلام کے لئے قائم کی گئی ہے اس کے فرد بن جاتے ہیں چنانچہ کل تک جو آگیں لگانے والے دُکھ دینے والے لُوٹ مار کرنے والے قتل کے منصوبے بنانے والے تھے آج ایک عاشق خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدائی اور جان نثار بن جاتے ہیں اور اسلام کی سربلندی کے لئے بے لَوث خدمت کو شعار بنا لیتے ہیں اور جان و مال اور وقت کی قربانی دینے میں فخر محسوس کرنے لگ جاتے ہیں۔

غرض جماعت احمدیہ صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اپنی قربانیوں میں اپنی مثال آپ ہے۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اور ان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع کرنے والے اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے والے افراد جماعت احمدیہ کے نتیجہ میں انسان کو اشرف المخلوقات کہا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت جب کہ بعض لوگ دہریہ ہیں یا دوسرے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیتے ہیں۔ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں طعن اور دشنام دہی کرنے والے ہیں بہت سی مخلوق ایسی ہے۔ جو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھولی ہوئی ہے عبادت الٰہی سے منہ پھیر چکی ہے نیکیوں سے محروم اور اخلاق سے عاری ہے بایں ہمہ وہ بھی انسان ہونے کی وجہ سے اشرف المخلوقات ہیں کیونکہ خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والے اور خدا سے پیار کرنے والے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق اور فدائی یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم انسانیت کا سر تھے۔ انسان کو اشرف المخلوقات اُن پہلوں کی وجہ سے بھی کہا گیا ہے جنہوں نے اپنے وقت کے انبیاء کی خدمت میں جنہوں نے بنی نوع انسان کو اُس خطۂ ارض میں جہاں وہ پیدا ہوئے تھے خدا کی طرف لانے کی کوششوں میں اپنی جان و مال کی قربانی دی لیکن حقیقت یہی ہے کہ اجتماعی زندگی میں انسان اشرف المخلوقات اس لئے ہے کہ انسانی برادری میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا عظیم اور جلیل انسان پیدا ہوا جس کا روحانی مقام عرش رب کریم پر ٹھہرا اور انسان اشرف المخلوقات اس لئے ہے کہ انسانی برادری نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے انسانوں کو جنم دیا اور آج ان کو جنم دیا کہ جن کے متعلق خدا نے آسمانوں سے آواز دے کر کہا کہ ’’صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا‘‘ گویا انسان کو حقیقی معنوں میں اشرف المخلوقات بنانا اُن کی تہذیبِ اخلاق، ان کے اخلاق کو درست کرنا، اُن کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا سبق دے کر خدائے واحد و یگانہ کی طرف لانا اُن کے دلوں میں خدا کی محبت پیدا کرنا اور ان کے اندر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کا جذبہ اس طور پر پیدا کرنا کہ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے آج یہ ہمارا کام ہے یہ ساری کوششیں ہم نے کرنی ہیں۔ ہم نے ان کو اس مقام تک لانا ہے جو اشرف المخلوقات کی حیثیت سے انسان کا مقام ہے اور یہ انشاء اللہ ہو کر رہے گا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے یہ خدا کا فیصلہ ہے یہ تو ضرور پورا ہو کر رہے گا اس کے خلاف غیر اللہ کی جو آوازیں آئیں ہمیں ان کی کوئی پروا نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ وہ ان لوگوں کی زبانوں سے نکلتی ہیں جو ہمارے نزدیک حقیقی معنوں میں عبادت نہیں کرتے ان کی آنکھوں میں محبت الٰہی کے انوار کا فقدان ہے اُن کے کان اپنے رب کے پیار کی آواز سُننے کے قابل نہیں اور اُن کے ناک اپنے رب کے پیار کی خوشبو سونگھنے کے قابل نہیں اگر ایسے لوگ حقارت کا اظہار کرتے

ہیں تو ہمیں ان کی کیا پروا ہے؟

پس تم دعائیں کرو یہ تمہارا کام ہے اور پیار سے دنیا کے دل جیتنے کی انتہائی کوشش کرتے چلے جاؤ کہ یہی تمہیں خدا کا حکم ہے اور جب تم (اور یقیناً تم) اپنے رب کے پیار کو اپنے اندر جذب کرلو گے تو پھر دنیا کی ساری چیزیں ہیچ ہیں اُن سے خوف کھانا تو درکنار رہا وہ اس قابل بھی نہیں کہ اُن کا ذکر کیا جائے۔

غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک آدھ استثناء کے سوا ساری اخباروں نے اس جھوٹی خبر کو شائع کیا ہے اور ملک کے کونے کونے میں پہنچایا ہے جس پر احمدی دوستوں نے سوچا کہ ہمیں مرکز سے ہدایت لینی چاہیئے کہ ہمارا ردّعمل کیا ہو؟ چنانچہ یہی بتانے کے لئے باوجود بیماری کے مَیں یہاں آ گیا۔ میرا خیال ہے کہ میں نے ایک احمدی کا جو صحیح مقام ہے وہ آپ کو سمجھا دیا ہے۔ آپ دعائیں کریں اور اس مقام پر مضبوطی سے قائم رہیں کیونکہ ہمارے لئے جو وعدے ہیں اور ہمیں جو بشارتیں ملی ہیں وہ اس شرط کے ساتھ ملی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جس مقام پر سرفراز فرمایا ہے اس کو بُھولنا نہیں اور اس کو چھوڑنا نہیں۔ خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرتے رہنا ہے۔ اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھنا بے لوث خدمت میں آگے رہنا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اور جب دنیا پیار کو کُلّی طور پر قبول کرنے سے انکار کر دے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو یاد رکھنا کہ:-

''اُٹھو! نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔'' (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۵۰۷)

اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ رحمت الٰہی کو جذب کر کے اور مستانہ وار اپنے رب کریم کی طرف رجوع کر کے خدائے قادر وتوانا کی غیرت کے عظیم نشان دیکھنے کی کوشش ہمارا فرض ہے۔ ایسے حالات میں ہماری یہ دعا ہوگی کہ اے رحیم خدا! ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائیو جس کے نتیجہ میں ''ظلمات'' خدا کے نُور سے بدل جائیں اور دُنیا وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (الزمر:۷۰) کا نظارہ دیکھنے لگ جائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳؍مئی ۱۹۷۳ء صفحہ ۲ تا ۱۰)